کتاب پر جناب ڈاکٹر سفیر اختر کی تقدیم، جناب شکیل عثمانی کے دیباچے اور ڈاکٹر ظفر اللہ بیگ کے تعارف نے موضوع کی داخلی پرتوں کو مزید نمایاں کیا ہے۔ سنجیدہ تحقیق اور مقصدی اسلوب نے اس کتاب کو ۲۰۰۶ء میں اقبالیات پر ایک قیمتی اضافے میں ڈھال دیا ہے۔ (سلیم منصور خالد)

پروفیسر محمد منور بطور اقبال شناس، زبیدہ جبین۔ ناشر: اقبال اکادمی، ۱۱۶-میکلوڈ روڈ، لاہور۔ صفحات: ۲۴۰۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

یوں تو ہر فرد اپنی قدر و قیمت کا ثانی نہیں رکھتا، لیکن وہ لوگ جو خیر کے پیامی، عمل کے داعی اور اعلیٰ مقصدِ زندگی کے حامل ہوتے ہیں، ان کا مقام و مرتبہ بہت بلند اور بعض صورتوں میں قابلِ رشک ہوتا ہے۔ پروفیسر محمد منور مرحوم (المعروف پروفیسر مرزا منور) ایسے قیمتی افراد میں سے تھے۔

عام طور پر یونی ورسٹی سطح کے مقالات ایک فارمولے کے اسیر ہوتے ہیں لیکن زیرِتبصرہ کتاب اظہار و بیان اور موضوع کے بنیادی عناصر کے حوالے سے ایک منفرد حیثیت کی حامل ہے۔ اس کتاب میں پروفیسر صاحب مرحوم کے غیر متزلزل ایمان، حصولِ علم کے لیے سخت محنت اور زندگی بھر خیر و صداقت کے لیے سرگرم کار رہنے کی مناسبت سے مطالعے کے لیے ایسی بنیادی معلومات ملتی ہیں کہ رشک اور احترام کے جذبات کے ساتھ دل سے بے ساختہ دعاے مغفرت نکلتی ہے۔

پروفیسر منور عربی، فارسی، اُردو اور انگریزی میں تحریر و تقریر پر قدرت رکھتے تھے، جب کہ مادری زبان پنجابی تھی۔ بحیثیت استاد اُن کے ہونہار شاگرد صدقہ جاریہ ہیں۔ اور حضرت علامہ سے ان کی عقیدت و محبت، درحقیقت اسلام سے عقیدت و محبت کا مظہر تھی۔ انھوں نے ادب، فلسفہ، اسلامی تاریخ، بالخصوص ہندو ذہن کا بڑی عرق ریزی سے مطالعہ کیا تھا، جب کہ اقبال کے شعری اور نثری اثاثے کو علوم اسلامیہ اور اسلامی تاریخ کے فہم کا ذریعہ بنایا۔

ایم فل اقبالیات کے لیے لکھے گئے اس مقالے میں مصنفہ نے احوال کے تذکرے کے ساتھ، پروفیسر محمد منور مرحوم کی خدماتِ اقبالیات کا بھی اختصار مگر جامعیت سے احاطہ کیا ہے۔ تصانیف کا مفصّل تعارف، اقبالیاتی دورے اور دیگر کاوشیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اقبالیات کو ایک تحریک بنا دیا۔ مقالہ بڑے سلیقے سے مرتب کیا گیا ہے۔ (س - م - خ)